ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اقبال کی اردو نعتیہ شاعری میں قرآنی تعلیمات کے اشارات: ایک مطالعہ

A Study on Connotation of Qurani Taleemat in Iqbal's Urdu Natiya Poetry

1. Dr.Muhammad Yousaf
Head, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad
Email: muhammad.yousaf@ajku.edu.pk
2.Shahabuddin Muhammad Zakir
lecturer Arabic Aji Baba Govt.Degree college Anwar sharif,Muzaffrabad
3.Shoaib Hafeez
M.phil scholar Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad

Absract:
Current research paper sheds the light on the very significant topic. The researcher has diligently studied the relevant material from various sources. Naat belong to a pure and sacred genre whose tradition is present in the major languages of the world.Iqbal has also contributed his share in this collection and has recited very admirable naatiya poetry. Numerous references are present in his Naatiya poetry.Iqbal used to suffer himself in love of Prophet Muhammad (peace be upon him) and also tormented others. His tender heart and tender feelings were such that whenever there was a mention of the grace and mercy of the Holy Prophet (peace be upon him) or the mercy of the Holy Prophet, then the eyes of Allama would be filled with tears. He has written such excellent Naatiya poems that his love for the Prophet and his art have to be appreciated. He weaves some or the other topic in Natia poems which highlight the importance and virtue of Quranic commands. He has presented the faith-inspiring examples of Quranic verses and Quranic orders with love and devotion. In addition to the systematic form of the Qur'an, there are also complete verses. There are countless references to the Prophet's good life, holy instructions, blessed conditions, as well as the characteristics of the Prophet and the virtues of the Prophet. This research paper can explicitly be concluded that Naat have wonderful didactic effects on human being. It can be termed a very valuable asset for up coming researchers.

Keywords: Quranicommand,verses,valuable,assest,devotion,admirable,numerous,traditions,virtue,mercy.

اصناف شاعری میں سے ایک اہم اور معتبر صنف نعت ہے۔نعت کا محرک و مرکز حضرت محمد ﷺ ہیں۔لہذا ہر وہ چیز جو آپ سے منسوب ہو یا جس کا تعلق وتاثر مع حضرت محمد ﷺ ہو، جس میں آپ ﷺ سے عقیدت کا اظہار ہو ،آپ ﷺ کی تعریف کی گئی ہویا جس کا مرکزی سر چشمہ محبت ِ رسول ﷺ ہو۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری یوں لکھتے ہیں:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

”نعت عربی زبان کا لفظ ہے ۔اس کے لغوی معنی تعریف یا وصف بیان کرنے کے ہیں۔لیکن ادبیات اور اصطلاحاتِ شاعری میں نعت کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے۔یعنی اس سے صرف حضرت محمدﷺ کی مدح مراد لی جاتی ہے۔حضرت محمد ﷺ کی مدح سے متعلق نثر اور نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا۔“[۱]

اللہ تعالیٰ کے توصیفی کلمات سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام،انبیا کرام،صحابہ کرام،آئمہ کرام ،صوفیا کرام ،علما اسلام اور دیگر عقیدت مندوں نے اپنے اپنے اسلوب اور اپنے اپنے دور میں دنیا کی مختلف زبانوں میں نعت رسول ﷺ کے دیپ جلائے رکھے۔اردو زبان میں شاعری کے آغاز کے ساتھ ہی نعتیہ شاعری بھی شروع ہو جاتی ہے۔اردو میں یہ روایت عربی سے فارسی اور پھر فارسی سے اردو میں آتی ہے۔اردو نعت میں پہلا قدیم ترین نمونہ خواجا بندہ نواز گیسو دراز کے ہاں ملتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اثاثۂ نعت کا غالب حصہ بزرگان کی تحریروں،ملفوظات،معراج ناموں،میلادناموں،وفات ناموں کے ساتھ ساتھ شعر ی تصنیفات میں بھی پایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شان اور وہ بھی شاعری کی زبان میں کہنا اس لیے مشکل ہے کہ شاعری میں مبالغہ آرائی،غلو،تخیل،زورکلام اور دیگر شعری لوازمات موجود ہوتے ہیں،جو ایک بات کو کئی طرح اور کئی جہتوں سے پیش کرتے اور تفہیم کے کئی دروازے کھولتے ہیں۔شعری آداب کے ساتھ ساتھ شرعی آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوتا ہے۔اس لیے نعتیہ شاعری کے لیے قرآن حکیم وحادیث مبارکہ کی تعلیمات کا علم بہت ضروری ہے۔اردو ادب میں نعت گو شعرا نے اپنے نعتیہ کلام میں جابجا قرآنی آیات اور تعلیمات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔نعت پر قرآنی اثرات کے حوالے سے پروفیسر حفیظ لکھتے ہیں:

"نعت پر قرآن پاک کے اثرات بہت نمایاں ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ نعت کا سب سے بڑا ماخذ ہی قرآن مجید ہے۔نعت کی بیشتر اصطلاحات اور موضوعات اسی کتاب سے لیے گئے ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے خلق محمدیﷺ کی تعریف میں "کان خلقہ القرآن" فرما کر پوری کتابِ آسمانی کو نعت کے موضوع سے ہم آہنگ قرار دیا۔"[۲]

عظیم شاعر،مصنف،سیاست دان،شاعر مشرق،ہمارے قومی شاعر حکیم الامت،ڈاکٹر علامہ محمد اقبال(۱۸۷۷۔۱۹۳۸)بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیات میں سے تھے۔فارسی اور اردو کے اس عظیم شاعر کی شاعری کا بنیادی رجحان احیائے امت مسلمہ اور تصوف کی طرف تھا۔اقبال کی کتب کے دنیا کی کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور اقبال کا کلام دنیا کے ہر حصے میں پڑھا جاتا ہے۔اقبال ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے،ان کے کلام کے مطالعہ سے بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی تعلیمات قرآن واحادیث اور آپ ﷺ کے عشق سے لبریز ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر این میری شمل نے Muslim Devotions کی کتاب Constance E.Padwick سے جو اقتباس دیا ہے اس سے اقبال کے عشق محمد ﷺ کے بارے میں مغربی مفکرین کی آرا کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ کی محبت وعقیدت میں ہی مسلم امہ کی قوت کا راز پنہاں ہے۔اقتباس کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

”جس کسی کو مسلمانوں کی حُبِّ رسولؐ کی خبر نہ ہو،وہ اسلام کی قوت کا احساس کر ہی نہیں سکتا۔یہ جذبہ حُب ایسا شدید ہے کہ اسے تصوف کی گرمی نفس کے مماثل کہہ سکتے ہیں۔ذاتِ رسولؐ سے محبت مسلمانوں کی وحدت اور اتحاد کا ایک بڑا موجب ہے“۔[۳]

اسی محبت وعقیدت اور عشق رسول ﷺ کا نتیجہ ہے کہ علامہ اقبال کے فارسی اور اردو کلام میں نعتیہ ادب کا ایک وقیع سرمایہ موجود ہے۔مدنی اشرف لکھتے ہیں:

”اقبال نے قرآن واحادیث کے استفادے سے نعت کو رفیع ودقیق بنایا۔ان سرچشمہ ہا علوم کے علاوہ آپ نے منطق،فلسفہ،ریاضی،ہئیت ونجوم،ہندسہ ومابعد الطبیعہ جیسے جملہ علوم کی اصطلاحات کو بھی نعت میں سمویا ہے۔سیرت اطہر کی متحرک ولافانی تصویریں نعت کے آئینے میں جس حسن وخوبی سے دکھایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔تمام شعری صنعتیں اپنی نعت میں استعمال کی ہیں،مگر کمال فن یہ ہے کہ صنعت گری میں بھی تخلیق کا رنگ نمایاں ہے۔سنگلاخ زمینوں کو بھی اپنے کمال فن سے معنوی خوبیوں سے گلزار بنا دیا۔مصرعوں کے اندر قوافی کے التزام سے موسیقی کا ایسا نادر اہتمام کیا کہ کسی دوسرے شاعر کے یہاں نظر نہیں آتا۔فنی شکوہ اور معنوی التزامات نے قصائد کی روایات کو نئی فضا اور نیا آسمان دکھایا۔تمام فکری اور فنی امتیازات سے بڑھ کر علامہ اقبال کی نعت میں جو پہلو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے وہ نعت میں گہری وابستگی اور داخلی کیفیات کا اظہار ہے۔“[۴]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اقبال کے نعتیہ اشعار میں عشق رسول ﷺ، عرفان رسول ﷺ اور معرفت رسول ﷺ کی عکاسی اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ شمائل، خصائل اور فضائل رسول ﷺ کو انتہائی عقیدت کے ساتھ شعری انداز میں بہترین اسلوب میں بیان کر کے اپنی نعتیہ شاعری میں جا بہ جا قرآنی تعلیمات سے استفادہ کیا ہے۔ ڈاکٹر عابد سیال، لکھتے ہیں:

"اقبال عشق کو زندگی کی قوت محرکہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی شاعری کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خود اُن کی ذات کے حوالے سے یہ عشق، عشق رسول ﷺ ہے۔ عشق رسول ﷺ اقبال کے نزدیک محض ایک جذبے کا نام نہیں بل کہ اُسلوب حیات ہے۔ مسلمان کی زندگی کا کوئی عمل انھیں اس کے بغیر کامل نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں سے نعتیہ عناصر کو الگ کرنا ایسا ہی ہے جیسے جسم سے خون کو الگ کرنا ہے۔ اقبال کے فکر کے ہر زاویے اور ان کے فن کی ہر کروٹ میں اس قوت محرکہ کی موجودگی کا احساس نمایاں طور پر ہوتا ہے۔"۵

ایک بات قابل غور ہے کہ اقبال نے شانِ رسالت ﷺ میں باقاعدہ نعت گوئی نہیں کی لیکن حضور ﷺ کی شان میں ان کے کہے ہوئے نعتیہ اشعار سے ان کے عشقِ رسول کی گہرائی و گیرائی کا بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ باقاعدہ نعت گو شاعر نہ ہونے کے باوجود عشقِ رسول ﷺ میں ان کے تصورات ان کو دیگر اہم نعت گو شعرا سے بھی بلند تر درجے پر لے جاتے ہیں۔

"علامہ اقبالؒ کے نعتیہ کلام کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زندگی کے اندر بہار جاودانی محبت رسول ﷺ کے بغیر ناممکن ہے۔ آپؒ کا یہ کلام اس طرف توجہ مبذول کرواتا ہے کہ جہاں حضور ﷺ کی سیرت سے وابستگی لازم ہے وہیں صورت مصطفی ﷺ تک پہنچنا ضروری ہے۔"۶

علامہ اقبال نے شانِ نبوت ﷺ، شانِ رسالت ﷺ اور ذاتِ رسول ﷺ کو اشعار کی صورت میں قرآن و احادیث کی روشنی میں ایک منفرد اور لاجواب انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ ﷺ وہ عظیم ہستی ہیں جنھیں اللہ پاک نے صرف انسانوں، جنوّں یا فرشتوں کے لیے رحمت نہیں بنایا بل کہ آپ ﷺ تمام کائنات کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ میں اللہ پاک نے واضح طور پر ارشاد فرمایا:

" وَ مَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ،ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔"۷

علامہ اقبال اس آیت کے مفہوم کو یوں شعری انداز میں بیان کرتے ہوئے مدینہ کی سرزمین سے مخاطب ہو کر کہہ رہے ہیں کہ اے مدینے کی سرزمین تو کس قدر خوش نصیب ہے کہ تجھے شہنشاہِ معظم ﷺ نصیب ہوئے جنھوں نے عالم کی تمام اقوام کو اپنے دامن میں جگہ عطا فرمائی۔ یہ سرزمین بھی پاک ہے۔ شعری انداز ملاحظہ کیجیے:

تجھ میں راحت اس شہنشاہِ معظم ﷺ کو ملی
جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی۸
صورت خاک حرم یہ سرزمین بھی پاک ہے
آستانِ مسند آرائے شہ لولاک ﷺ ہے۹

ایک اور شعر میں اسی مفہوم کو یوں بیان فرمایا:

فرشتے بزمِ رسالت میں لے گئے مجھ کو
حضورِ آیہء رحمتؐ میں لے گئے مجھ کو۱۰

حیاتِ نبوی ﷺ میں معراجِ نبوی کی جو اہمیت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ صرف نبی ﷺ کی معراج نہیں تھی بل کہ اس میں انسان کی عظمت اور اس کی بلندی کا پیغام بھی پوشیدہ ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ پاک کا ارشادِ مبارک ہے:

" سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سننے دیکھنے والا ہے۔"۱۱

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

واقعۂ معراج کے متعلق بالا آیت کے خیال کو علامہ اقبال یوں بیان کرتے ہیں:

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ سے مجھے

کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں ۱۲؎

نبی کریم ﷺ کی سچی محبت کی دعوت اور مسلم امہ کی اسلامی اقدار کی پابندی اقبال کا فکری و شعری مسلک تھا۔ لامہ اقبال کے اردو اور فارسی کلام کا ایک بڑا حصہ قرآنی آیات کا ترجمہ یا تفسیر ہے۔ بعض اوقات اپنے اشعار میں بالکل واضح طور پر کسی آیت کا ترجمہ کر دیتے ہیں اور بہت سی آیات کا مرادی اور مفہومی ترجمہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت، آپ ﷺ کی محبت سے مشروط ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۱ میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

''قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ترجمہ: کہہ دیجئے !اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابع داری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔'' ۱۳؎

اللہ پاک نے سورۃ البروج میں ارشاد فرمایا:

''فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔'' ۱۴؎

سورۃ القلم میں ارشاد فرمایا:

''نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں۔'' ۱۵؎

بالا آیات میں علامہ اقبال بہت خوب صورت انداز میں حضور ﷺ کی اطاعت کی تلقین کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ کی تعلیمات اور ان کی سنت پر عمل کیا جائے ۔ اگر تم محمد ﷺ سے وفا کرو گے ، محمد ﷺ کی پیروی کرو گے تو ہم تیرے ہیں ۔ یہ دنیا کیا چیز ہے؟ ! اس کائنات کی تمام چیزیں تیری ہو جائیں گی اور پھر تم محکوم و مجبور نہیں رہو گے۔'لوح' اس تختی کو کہا جاتا ہے جس میں تمام امور لکھ دیے گئے ہیں۔قرآن مجید اس میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ علامہ اقبال نے 'لوح' کے ساتھ 'قلم' کا لفظ بھی استعمال کیا ہے، اقبال کے مطابق جو شخص حضور ﷺ کی اتباع کرے گا اللہ پاک کائنات کی ہر چیز کو اس کے لیے مسخر کر دیں گے۔ یعنی وہی ہو گا جو انسان چاہے گا۔ شعری انداز دیکھیے:

کی محمد سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں ۱۶؎

حضور ﷺ امام الانبیا ہیں، آپ ﷺ کی امت بھی تمام امتوں سے افضل قرار پائی۔ دنیا میں کئی بڑے بڑے نام گرامی بادشاہ آئے جنھوں نے خدائی دعوے کیے لیکن ناکام ہو کر نیست و نابود رہے۔ اس کے برعکس حضور ﷺ کی بارگاہ میں حبشہ سے ایک غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے ہیں اور تربیت کا وہ معیار ملتا ہے جس کی بدولت جید صحابہ کرام اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں، ان کا عشق انھیں امر کر دیتا ہے۔ یہاں رومی سے مراد سکندر اعظم ہے آپ ﷺ نے اپنے اوصاف حمیدہ سے ایک قوم تشکیل فرما کر اس کو ایک نصب العین اور ضابطہ حیات عطا فرمایا اور ہماری بقا اسی نصب العین کو اپنانے میں رکھ دی:

اقبال! کس کے عشق کا یہ فیضِ عام ہے

رومی فنا ہوا، حبشی کو دوام ہے

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر

خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ۱۷؎

آپ ﷺ کا ذکر ہمیشہ بلند رہے گا اور یہ ذکر بلند کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ خود ہیں۔ آپ ﷺ کا ذکر ہی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ارشاد پاک ہے:

'' وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ، ترجمہ: اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔'' ۱۸؎

علامہ قبال نے یوں شعر میں پوری آیت کو شامل کیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اقبال نے کہیں تو آیات کا مفہوم بیان کیا ہے اور کہیں کہیں پوری آیت کو اپنے شعر میں شامل کر دیا ہے۔ مثال ملاحظہ کیجیے:

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے

رفعتِ شانِ رفعنا لک ذکرک دیکھے ۱۹؎

علامہ اقبال کو آپ ﷺ سے اُنسیت تھی اور سچے عشق تھے۔اقبال کی نگاہ عشق و مستی میں آپ ﷺ اول وآخر ہیں۔ارشاد ہے:

'' تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ :ترجمہ:بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا ۔''۲۰؎

پھر ارشاد فرمایا:

'' یٰسٓ، وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ:ترجمہ:قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے۔''۲۱؎

اور پھر ارشاد فرمایا:

طٰہٰ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی:ترجمہ:ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔''۲۲؎

اب اقبال کا شعری اندازہ دیکھیں کہ حضور ﷺ کے اخلاق حمیدیہ کی بدولت عشق و مستی کی نگاہ میں آپ ﷺ کو اول و آخر ہستی قرار دیا اور پھر انھیں قرآن کہہ دیا یعنی آپ ﷺ کے اخلاق قرآن کی تعلیمات ہیں۔پھر حضور ﷺ کے صفاتی نام فرقان، یٰس اور طٰہٰ استعمال کیے جو قرآن میں بھی آتے ہیں اور ان کے ناموں سے قرآن میں پوری پوری سورتیں شامل ہیں جیسے سورۃالفرقان، سورۃ یٰس اور سورۃ طٰہٰ، شعری مثال پیش ہے:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر

وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰس وہی طٰہٰ ۲۳؎

علامہ اقبال کے اندر حضور ﷺ کی سچی محبت رس بس چکی تھی ان کے کلام میں جابہ جا حضور ﷺ کی مدح میں ایسے نعتیہ اشعار ایسے ملتے ہیں جو ان کو باقی نعت گو شعرا سے بھی ممتاز کرتے ہیں۔آپ کی نعتیہ شاعری میں متعدد مقامات پر قرآن کے حوالے ملتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

''لَاۤ اُقۡسِمُ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِہٰذَا الۡبَلَدِ :ترجمہ:میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں۔'' ۲۴؎

علامہ اقبال بالاآیت کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ آپ تو لوگوں کو پیغامِ زندگی دے رہیں لیکن میں ہوں کہ جو موت مانگتا ہوں، موت ڈھونڈتا ہوں اور وہ بھی آپ کے شہر میں جس کی قسمیں اللہ پاک نے قرآن میں کھائی ہیں۔اللہ نے شہر مکہ کی قسم کھائی ہے یعنی اس شہر کی قسم جس میں حضور ﷺ خود مقیم تھے۔اقبال کے عشق رسول ﷺ کا عالم یہ تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ ان کو موت حجاز کی پاک سرزمین پر ہو۔یوں حضور ﷺ کی بستی میں موت کی تمنّا کرتے ہیں:

اوروں کو دیں حضور یہ پیغامِ زندگی

میں موت ڈھونڈتا ہوں زمینِ حجاز میں ۲۵؎

علامہ اقبال کے اندر تپشِ عشقِ رسول ﷺ تھی کہ دنیا کی کوئی چیز بھی اسے متاثر نہ کر سکی، حتیٰ کہ آپ نے یورپ میں ایک طویل عرصہ گزارا مگر آپ اُس تہذیب وثقافت سے متاثر نہ ہوئے بل کہ اقبال کی توجہ کا محور و مرکز حضور ﷺ کی ذات ہی رہی ۔مدینہ اور نجف کی مٹی کو وہ اپنی آنکھ کا سُرمہ کہتے ہیں۔اقبال یورپ میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ رہے مگر انھوں نے ان کو اپنا ولی اور دوست نہیں بنایا کیوں کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَہُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘؔ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ:ترجمہ:اے ایمان والو!تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔''۲۶؎

اقبال مغربی تہذیب سے متاثر نہیں ہوئے اور ان کے نزدیک مدینہ و نجف کی خاک ان کی آنکھوں کا سُرمہ ہے، وجہ یہ ہے کہ اس بستی پر حضور ﷺ کے قدم مبارک لگے ہیں۔اقبال کا شعری انداز ملاحظہ کیجیے:

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ

سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف ۲۷ ؎

علامہ اقبال کو حضور ﷺ سے بے پناہ عشق تھا۔ آپ اسلام کے بارے میں نہایت راسخ الایمان تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی محبت، شغف اور ان کا اخلاص انتہا درجے تک کا تھا۔ اس لیے ان کے نزدیک اسلام ہی ایک زندہ و جاوید دین ہے کہ جس کے بغیر انسانیت فلاح و سعادت کے بامِ عروج تک پہنچ ہی نہیں سکتی اور نبی ﷺ آخری مینار، نبوت و رسالت کے خاتم ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

'مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ/ترجمہ:(لوگو!) محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔'' ۲۸ ؎

نبی پاک ﷺ کی ذاتِ مقدس اس کائنات کے لیے ختم الرسل ہے، اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور غبارِ راہ کو آپ نے ہی عطا کی ہے۔ چناں چہ یہ آیت ختم نبوت پر دلالت کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ شعری مثال ملاحظہ کیجیے:

وہ دانائے سبل ختم الرسل ، مولائے کل جس نے

غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا ۲۹ ؎

رسول ﷺ کا دل (قلب) ہی وہ لوح ہے جس پر جبریل امین کے ذریعے وحی فرما کر قرآن کو محفوظ کیا گیا ہے۔ میں ارشادِ ربانی ہے:

''بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ /ترجمہ:(قرآن مجید ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو) بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔' ۳۰ ؎ '

پھر سورہ قیامہ میں ارشاد ہے:

''لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗۚ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ'' /ترجمہ: یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، بے شک اس کو آپ کے سینۂ پاک میں محفوظ کر دینا اور آپ کی زبان پر اس کا پڑھنا جاری کر دینا ہمارے ذمہ ہے، لہٰذا جب ہماری جانب سے پڑھا جا چکے تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اِتباع کرو اور جب ہماری طرف سے کچھ نازل ہو تو اسے غور سے سنیں پھر اس کو بیان کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے آپ کی زبان سے بیان کرا دیں۔'' ۳۱ ؎

اقبال نے بالا آیات کے مفہوم کو استعاراتی زبان 'لوح'، 'قلم' اور 'الکتاب' کو استعمال کر کے معنویت پیدا کی ہے، کیوں کہ آپ ﷺ کے نور کی تخلیق ہی تخلیقِ اول ہے۔ الکتاب 'قرآنِ صامت ہے اور حضورِ اکرم ﷺ کی ذاتِ والا صفات قرآنِ ناطق اور مجسم، اس لیے آپ ﷺ کے وجود کو 'الکتاب' کہنے میں بڑی معنویت ہے۔ حقیقتِ محمدیہ اصلِ کائنات ہے اس محیط میں آسمان کی حیثیت سمندر میں بلبلے کی سی ہی ہے۔ آپ ﷺ نے خاک کے ہر ذرے کو سورج جیسی چمک اور ذروں کو آفتاب کی چمک دمک عطا فرمادی۔ تاریخ عالم میں آپ کی امت کے بادشاہوں کی شان و شوکت سے آپ ﷺ کے جلال کی جھت سامنے آتی ہے اور صوفیائے کرام کے فقر میں آپ ﷺ کے حسنِ معاشرت و سلوک کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ سلطان سنجر، سلطان سلیم اول، حضرت جنید بغدادی اور، حضرت بایزید بسطامی صوفیائے کرام کے سرخیل ہیں۔ شعری مثال ملاحظہ کیجیے:

لوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب

گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ

ذرہ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

فقرِ جُنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری ﷺ نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل، غیاب و جستجو! عشق، حضور و اضطراب ۳۲؎

کفر باطل اور حق وصداقت کے مابین آویزش جاری وساری ہے۔کفر اسلام کے خلاف ہمیشہ سے معرکہ آرا رہا۔ چراغِ مصطفی سے شرارِ ابو لہب مصروفِ جنگ وجدال ہمیشہ رہا ہے۔ اقبال نے بولہب کو ایک معمولی سا شرارہ قرار دیتے ہوئے محمد مصطفی ﷺ کی عظمت کے اظہار کے لیے اس شرارے کے مقابلے میں لفظ 'چراغ' استعمال کیا ہے۔چراغ ایک دیرپا روشنی اور اجالے کا ایک استعارہ ہے جب کہ شرارہ ایک لمحاتی اور عارضی چمک دکھا کر بجھ جاتا ہے۔سورۃ اللھب میں ہے:

''تَبَّتْ يَدَ آ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّط ہ مَآ اَ غْنٰى عَنْہُ مَا لُہٗ وَمَا كَسَبَ ط ہ سَيَصْلٰى نَا رًا ذَاتَ لَهَبٍ ہوَّ امْرَ اَ تُہٗ ط حَمَّا لَۃَ الْحَطَبِ ہفِىْ جِيْدِ ھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ، ترجمہ: ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کام نہ آیا اس کو مال اس کا اور نہ جو کمایا، اب پہنچے گا لپٹ مارتی آگ میں اور اس کی جورو سر پر لیے پھرتی ایندھن اس کی گردن میں رسی ہے مونج کی۔''۳۳؎

اقبال نے اس خیال کو یوں بیان کیا ہے:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی ۳۴؎

خدا کی اطاعت کے لیے ضروری ہے کہ رسولؐ کی اطاعت کی جائے، خدا کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ اس بات پر یقین رکھنے والا ہی مسلمان ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔دینِ اسلام پر سچے دل سے کاربند رہنے اور اس کو دل سے تسلیم وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں محبتِ رسول ﷺ مکمل طور پر جاگزیں ہو اور جو حبِ رسول ﷺ کو اپنی زندگی کے ہر معاملے پر ترجیح دے۔سورۃ الانبیاء کی آیت ۸۰ میں ہے:

''من يطيع الرسول فقد اطاع الله ، ترجمہ: جس نے اطاعت کی حضور ﷺ کی، اس نے اطاعت کی اللہ کی۔''۳۵؎

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس!
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس! ۳۶؎

لفظ 'محمد' مادہ حمد سے مشتق ہے، جس کا مطلب تعریف وتوصیف ہے۔جس کا مطلب ہے بار بار تعریف کیا گیا۔آپ ﷺ کو عطا کردہ کتاب قرآن مجید، آپ ﷺ کا پرچم لواء الحمد اور آپ کی اُمّت حمادون کہلاتی ہے، آپ ﷺ کو سب سے بلند و برتر مقام 'محمود' عطا کیا گیا۔آپ ﷺ کا نام مبارک تمام اسماء کا سرتاج ہے۔ ہر ہر رخِ عشاقِ رسالت اور مشتاقانِ بارگاہِ نبوّت کے لیے دائمی سعادتوں کا گنجینہ ہے۔عالمِ انسانیت پر آپ ﷺ کے احسانات ہیں۔ہر کوئی آپ ﷺ کی عظمتِ کردار کا قائل ہے۔ آپ ﷺ اپنی امت کے حق میں اس حد تک شفیق وغم گسار تھے کہ اپنی امت کی ہر تکلیف آپ ﷺ کے لئے بڑی شاق ودشوار ہوتی۔آپ ﷺ کو ہر وقت اپنی امت کو بہتری اور بھلائی کا ہی خیال رہتا۔ارشاد ہے:

''لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ / ترجمہ بے شک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آیا ہے۔اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے۔تمہاری بھلائی کا وہ حریص ہے۔وہ مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔''۳۷؎

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا ۳۸؎
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے ۳۹ے

حضور ﷺ کی بارگاہ کے غلام، بادشاہوں سے زیادہ فہم وفراست رکھتے ہیں لیکن پھر بھی ہر وقت کرم کے منتظر رہتے ہیں۔ارشاد ہے:

''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ :ترجمہ: بلاشبہ تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''۴۰ے

اقبال کہتے ہیں:

کرم اے شہِ عرب وعجم کہ کھڑے ہیں منتظرِ کرم

وہ گدا کہ تو نے عطا کیا ہے جنھیں دماغِ سکندری ۴۱ے

بارگاہ رسالت میں اقبال التجا کرتے ہیں کہ اے والی یثرب! ہماری دستگیری و مدد فرما، ہم بھٹک رہے ہیں ہم نے تیرے دین کا پہرا دینا تھا، ہم تیرے فقر کے وارث تھے لیکن ہماری سوچ افرنگی ہوتی جا رہی اور ایمان زناری ہوتا جارہا ہے لہذا ہم پہ کرم فرما۔ارشاد ہے:

''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ، ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے تو وہ تمھیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر پلٹو گے۔''۴۲ے

اقبال نے اس خیال کو یوں اپنے اسلوب میں بیان کیا ہے:

تُو اے مولائے یثربؐ! آپ میری چارہ سازی کر

مری دانش ہے افرنگی، مرا ایماں ہے زُناری ۴۳ے

اقبال کی یہ ہمیشہ یہ آرزو ہوتی کہ ان کی زندگی ثناء مصطفی میں گزرے۔حکیم الامت کا لقب بھی آپ کو آقا کریم ﷺ کی ذات اقدس پہ درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کی وجہ سے عطا ہو۔ارشاد ہے۔

''اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ-يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، ترجمہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''۴۴ے

افر ہندی ہوں میں، دیکھ مرا ذوق وشوق

دل میں صلوۃ ودرود، لب پہ صلوۃ ودرود ۴۵ے

پ ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں اور دنیا کی تمام رونقیں آپ ﷺ کی وجہ سے ہیں۔نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی مظہر ذات الٰہی ہے۔توحید کی روشنی آپ کی نگاہ التفات کا صدقہ ہے۔عقیدت ومحبت بھرے اشعار ملاحظہ کیجیے:

ہو نہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو

چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھرمے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو

بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے ۴۶ے

اقبال کی نعتیہ شاعری عشق رسول ﷺ سے لبریز ہے۔ اقبال عشق رسالت مآب ﷺ میں خود بھی تڑپتے تھے اور دوسروں کو بھی تڑپاتے ہیں۔ان کے گداز قلب اور رقت احساس کا یہ عالم تھا کہ جہاں ذرا سرور کون ومکان ﷺ کا ذکر آتا تو علامہ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں۔ نعت گو شاعر نہ ہوتے ہوئے بھی کمال کے اور ایسے نعتیہ اشعار کہے ہیں کہ ان کے عشق رسول اور ان کے فن کو داد دینی پڑتی ہے۔اقبال کی نعتیہ شاعری قرآن واحادیث سے مزین ہے۔وہ نعتیہ اشعار میں کوئی نہ کوئی موضوع ایسا باندھ لیتے ہیں جس سے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

قرآنی احکامات کی اہمیت و فضیلت اجاگر ہوتی ہے۔انھوں نے محبت اور عقیدت سے قرآنی آیات اور احکامات قرآنی کے ایمان افروز نمونے پیش کیے ہیں۔ان کے نعتیہ کلام میں قرآنی آیات اور احکامات قرآنی کی منظوم صورت کے ساتھ ساتھ پوری پوری آیات بھی ملتی ہیں۔اقبال کی نعتیہ شاعری میں حضورﷺ کی سیرتِ طیبہ،ارشاداتِ مقدسہ،احوالِ مبارکہ اور شریعتِ مطہرہ کے ساتھ ساتھ شمائل،خصائل اور فضائل رسولﷺ کے بے شمار قرآنی آیات کے حوالے موجود ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری،اردو نعتیہ شاعری،گنج شکر پریس،لاہور،۲۰۰۷ء،ص ۳۵

۲۔پروفیسر حفیظ تائب،اردو نعت پر قرآنی اثرات،مشمولہ پاکستانی ادب ۱۹۹۳،اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد،۱۹۹۴،ص ۶۱

۳۔این میری شمل،شہپرِ جبریل،مترجمہ،ڈاکٹر محمد ریاض،گلوب پبلیشرز،لاہور،۱۹۸۷ء،ص ۱۸۷

۴۔مدنی اشرف،اقبال کے کلام میں قرآنی پیغمبرانہ تلمیحات،مشمولہ،اردو ریسرچ جرنل دہلی،شمارہ نمبر ۲۰۱۷،۱۱،ص ۵۶۔۶۷

۵۔پروفیسر ڈاکٹر حبیب اللہ چشتی،آبروئے اقبال،اقبال بارگاہ رسالت میں،مونال پبلی کیشنز،راولپنڈی،۲۰۱۲ء،ص ۰۸

۶۔پروفیسر سید محمد عبدالرشید،اور عشق رسول،اعتقاد پبلشنگ ہاؤس،۱۹۷۷،ص ۱۲۳

۷۔سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷

۸۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۳۶۴

۹۔ایضا،ص، ۲۳۴

۱۰۔ایضا،ص ۲۶۵،

۱۱۔سورۃ بنی اسرائیل ، آیت نمبر ۰۱

۱۲۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۲۳۴

۱۳۔سورۃ آل عمران ، آیت نمبر ۳۱

۱۴۔سورۃ البروج ، آیت نمبر ۲۲

۱۵۔سورۃ القلم، آیت نمبر ۰۱

۱۶۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۳۴۵

۱۷۔ایضا،ص، ۳۴۴

۱۸۔سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۰۴

۱۹۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۳۴۴

۲۰۔سورۃ الفرقان ، آیت نمبر ۰۱

۲۱۔سورہ یٰس، آیت نمبر ۰۲

۲۲۔سورۃ طہٰ ، آیت نمبر ۱۱۲

۲۳۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۲۳۴

۲۴۔سورۃ البلد ، آیت نمبر ۰۲

۲۵۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۳۴۵

۲۶۔سورۃ المائدۃ ، آیت نمبر ۵۱

۲۷۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص، ۴۳۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

۲۸۔سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۴۰

۲۹۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۴۵۶

۳۰۔سورہ البروج،آیت نمبر ۲۱

۳۱۔سورہ قیامہ آیت نمبر ۱۶

۳۲۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۳۶۷

۳۳۔سورہ لہب

۳۴۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۲۴۴

۳۵۔سورۃ الانبیاء کی آیت ۸۰

۳۶۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۲۵۵

۳۷۔سورہ توبہ آیت نمبر ۲۸

۳۸۔ علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۲۶۷

۳۹۔ایضا

۴۰۔سورہ الاحزاب،آیت نمبر ۲۱

۴۱۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۲۶۶

۴۲۔سورہ ال عمران،آیت نمبر ۱۴۹

۴۳۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۲۸۹

۲۴۔سورہ الاحزاب آیت نمبر ۵۶

۴۵۔علامہ اقبال، کلیات اقبال اردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص،۳۵۵

٦۴۔ایضا،ص،۳۳۳